HABIBIA ISLAMICUS (The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Bi-Annual) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)
Home Page: http://habibiaislamicus.com
Approved by HEC in Y Category
Indexing: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,**
Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

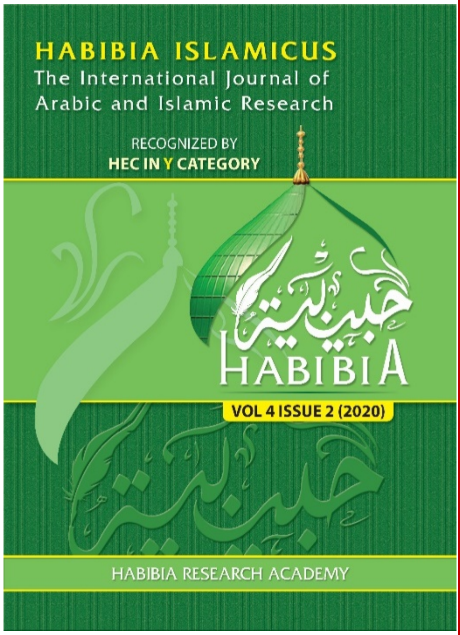

TOPIC:

REVIEW OF SOCIO-ECONOMIC STRATEGIES FOR MALAYSIA'S MUSLIM MALAY COMMUNITY

ملائیشیا کی مسلم مالے کمیونٹی کیلئے معاشرتی و اقتصادی حکمت عملی کا جائزہ

AUTHORS:

1. *Dr. Syed Shahab Uddin, Assistant Professor, FUUAST, Karachi, Pakistan. Email: Shahabhashmi2012@gmail.com ,Orcid ID: http://orchid.org/0000-0002-4255-9043*
2. *Prof. Dr Sayeda Daud, Dean of Social Sciences, Greenwich University, Karachi. Email: sayedadaud@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-6867-8489*
3. *Dr Muhammad Arif Khan, Assistant Professor, Federal Urdu University, Karachi. Email: Arifkhan756@hotmail.com*

HOW TO CITE: *Uddin, Syed Shahab, Sayeda Daud, and Muhammad Arif Khan. 2021. "URDU 10 REVIEW OF SOCIO-ECONOMIC STRATEGIES FOR MALAYSIA'S MUSLIM MALAY COMMUNITY:* ملائیشیا کی مسلم مالے کمیونٹی کیلئے معاشرتی و اقتصادی حکمت عملی کا جائزہ*". Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research) 5 (2):140-48. https://doi.org/10.47720/hi.2021.0502u10.*
URL: http://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/217
Vol. 5, No.2 || April –June 2021 || P. 140-148
Published online: 2021-06-28

QR. Code

REVIEW OF SOCIO-ECONOMIC STRATEGIES FOR MALAYSIA'S MUSLIM MALAY COMMUNITY

ملائیشیا کی مسلم مالے کمیونٹی کیلئے معاشرتی واقتصادی حکمت عملی کا جائزہ

Syed Shahab Uddin, Sayeda Daud, Muhammad Arif Khan.

ABSTRACT

NEP (New Economic Policy) is the positive process of the Malaysian government for the rehabilitation of social and economic non-balances between the large ethnic groups in multi-racial society. As Muslim Malays suffered from religious, educational, social, economic crisis in the colonial period, the positive factors and implementation of the New Economic Policy (NEP) has been focused in this article which has become the main tool to rectify the socio-economic discrepancy in Malaysia and it also played a dynamic role to redistribute the wealth and to re-structure the society. The New Economic Policy (NEP) was introduced in the year 1971. The Malaysian government successfully completed the period of 20 long years. This policy was introduced to attract the foreign investment and multinational business in Malaysia.

KEYWORDS: *Socio-economic strategies, Malaysia's Muslim Malay.*

تعارف: ملائیشیا حکومت کی جانب سے کثیر نسلی معاشرے میں بڑے نسلی گروہ کے درمیان سماجی اور اقتصادی تعاون کی بحالی کے لیے نئی پالیسی (نئی اقتصادی پالیسی) کا اجراء ایک قابل ستائش اور مثبت عمل رہا مسلم ملائیشیا نے نوآبادیاتی دور میں پیدا ہونے والی مذہبی تعلیمی اور معاشی بحران سے اقتصادی پالیسی کے ایک اہم مضمون سماجیات کے تحت نمٹنے کی کوشش کی ہے۔ مختلف تضادات کے باوجود ملائیشیا کے لیے یہ مضمون اقتصادی اصلاحات کا بنیادی ذریعہ بن گیا ہے۔ حکومت کی جانب سے ۱۹۷۱ء میں متعارف کروائی گئی اُس ۲۰ سالہ مدت کو مکمل کرنے والی پالیسی کا اصل ہدف غیر ملکی سرمایہ کاری اور کثیراتی کاروبار کو فروغ دینا تھا جس کے نتیجے میں نوآبادیات دور میں مسلم کمیونٹی کے ساتھ ہونے والے معاشی ذیادتیوں کا ازالہ ممکن منایا جاسکے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ملائیشیا کے مختلف گروہ ہوں کو یورپی نوآبادیاتی طاقتوں (پرتگال ۱۵۱۱، ڈچ ۱۶۴۰، برطانیہ ۱۹۵۷) سے قبل سماجی اور معاشی استحکام میں عدم مسارات کا سامنا تھا۔ جو ملکی ترقی میں رکاوٹ کا سبب تھی کیونکہ ملایا کی طور پر جانا جانے والا کثیر نسلی ملائیشیا کی حیثیت ایک لازم کی سی تھی ۱۵۲۴ء، میں یورپی و برطانوی خواہش کی بنا پر ملائیشیا کے مغربی ساحل پینانگ سنگاپور کے معدنی وسائل پر قبضہ ہوا اس قبضے کی ابتدائیہ پبریاریاسنوں کے فیڈ، سینگرھ نائیجریا اور سیمان میں ٹن سی شروع ہوئی۔ جس کے نتیجے میں ملایا دنیا کے دوسرے حصوں کے برعکس ٹن کی پیداوار میں خود کفیل ہوگیا۔ (۱)

نوآبادیاتی دور اور عدم مساوات: آبنائے تصفیہ کے اہم دور میں نوآبادیاتی ملائیشیا کی آبادی میں اضافہ ہوا۔ ۱۹۱۱ء میں تصفیہ اسٹراٹ کے زمانے میں ملائیشیا اور دنیا کی ۱۴۱ فیصد مالدار رہائشوں میں ملازموں کا تناسب ۳۲ فیصد تھا۔ زیادہ تر تارکین وطن ملائیشیا میں آباد تھے جن کی محنت کی بدولت ۱۹۰۰ء میں ٹن اور ربڑ کی مصنوعات ملائیشیائی معیشیت کے اہم ذرائع بن گئے تھے۔ ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۵ء کے درمیان کان کنی کے شعبے سے منسلک چینی باشندو ں کی تعداد ۸۵ فیصد مسلم ملائیشین دعیان کسان ۹۷ فیصد تھے۔ علاقائی معیشیت میں عدم مساوات نے خطے آمدنی،

غربت تارکین وطن مزدورو ں اور نسلی گروہوں کو جنم دیا۔ زیادہ تر ملائیشیا ئی مسلم باشندے شعبہ زراعت سے منسلک ہونے کے باعث، بے روزگاری، کم آمدنی اور کم پیداوار جیسے مسائل سے دوچار ہوئے۔ ۷۰ء کی دہائی میں دیہی آبادی کا تناسب ۸۵ فیصد سے کم ہوا۔ (۲) نقل وحمل کے بہتر انتظام اور دیگر عوامی سہولیات نے برطانوی کی تجارتی سرگرمیوں میں اضافہ کیا۔ ۱۹۸۵ء میں براک اور سیلنگور کے درمیان بندرگاہ کی تعمیر ہوئی۔ سوئتام ملائیشیا میں ایلوے سڑک تعمیر کی گئی ۱۹۲۳ء میں مغربی ساحلی ریاستوں کی مدد سے شمال جنوبی ریل سڑک کی تعمیر کی گئی۔ Kelantan کا علاقہ ملائیشیا کے ذرائع نقل وحمل میں بیرونی سرمایہ کاری کے لیے اہم ہے کیونکہ دوسری عالمی جنگ کے بعد بھی یہ ساحل امریکہ کے لیے دستیاب تھا۔ ان مغربی ساحلی ریاستوں کی افادیت معدنی طبقے پر مختصر ہے۔ ۱۹۵۴ء میں جب Terengganu میں بجلی کی سہولت فراہم کی گئی اُس وقت یہاں کی آبادی کا ۸۵ فیصد حصہ مشرقی ساحلی ریاستوں میں آباد تھا۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ اس وقت بھی ملائیشیا کے دیہی علاقے تعلیم کی نعمت سے محروم نہ تھے۔ ملائیشیا کو کثیر نسلی حیثیت میں نمایاں کرنے کے علاوہ علاقائی اقتصادی، مذہبی اور لسانی بنیادوں پر مختلف طول وعرض میں تقسیم کیا گیا۔ نسلی اور مذہبی گروہوں کے اسکول اسکے علاوہ تھے۔ خاص کر آزادی کے ابتدائی سالوں میں مسلم ملائیشیا کے دیہاتوں میں چاول پیدا کرنے والے کسان بنیادی پہچان بنے جبکہ شہری علاقو ں کے تجارتی میدان پر چینی باشندوں کا قبضہ تھا۔ ربڑ کے پودے لگانے میں ہندوستانی اور تامل مردوروں کی محنت شامل تھی۔ (۳)

ملائیشیا میں دوہری اقتصادی منصوبہ بندی کی بدولت ۱۷۲ سال کی طویل مدت کے لیے برطانوی قوانین کے طور پر تجارتی معاشی سرگرمیاں، جغرافیائی روابط جسے بڑے پیمانے پر پیداوار اور جب یہ ٹیکنالوجی کا استعمال کیا گیا جس کے باعث تجارتی عمل میں ترقی کی وجہ سے دوہری معیشت اور مصنوعات بین الاقوامی مارکٹوں تک پہنچ گئی۔ ۱۹۵۷ء کی معیشت میں وراثتی منصوبہ بندی جو کہ مسلم مالکان کی آزادی کے دوران جاری رہی کر دوستانہ معیشت کو خراب کیا۔ مہاتیر حکومت نے معاشی عدم توازن کے بگاڑ کو بہتر بنانے کے پانچ شعبوں پر توجہ دی ہے۔ جن میں دیہی (رایتی) سیکٹر میں چھوٹے نمبر اقتصادی ربڑ، لیوٹدد، ٹن کی مصنوعات لائیو اسٹاک، زرعی پیداوار، ماہی گیری اور پمپ کان کی تراشہ شامل رہے۔ (۴)

یہ زرعی شعبہ ربڑ، تیل کھجور، ناریل چائے، کوکو کے علاوہ زرعی زمین کی ترقیاتی منصوبے، ڈبل گری وار پیڈ، تجارتی جنگلات، ماہی گیری، جدید ٹن اور کان کنی پر مشتمل تھا۔ زراعت کے علاوہ دیگر شعبوں میں جدید ہائی ٹیکنالوجی، مینوفیکچرنگ تعمیرات، افادیت، نقل وحمل، مواصلات، پیشہ، سیاست اور جدید خدمات شامل ہیں۔ وفاقی ریاستوں کے شعبوں میں وفاقی حکومت، سرکاری حکام، پولیس اور مسلح افواج شامل ہیں۔ کم آمدنی والی ریاستوں میں اقتصادی سرگرمیوں کے گروہ، جدید شہری شعبے کے کارکن، جدید دیہی علاقوں کے اوسط آمدن والے علاقوں کا

حوالہ دیا جاسکتا ہے۔ ۱۹۷۰ء میں مغربی ملائیشیائی مزدوروں کا جی ڈی پی میں حصہ تقریباً ۶۰ فیصد تھا جو کہ ایک بڑا حصہ ہے جبکہ درمیانے درجے کی آمدنی جایامزدوروں کا حصہ ۳۰فیصد اور رکم آمدنی والے مزدوروں کا حصہ ۳ سے ۴ فیصد تھا۔ (۵)

ملائیشیائی لوگوں کی نسلی گروہوں کی اکثریت اور دیہی علاقوں کے ملائیشیائی کارکنوں کی آمدنی غیر ملائیشیائی ملازمین اور خطے میں آمدنی کی شرح سے کم تھی جبکہ ماضی میں یہ صورتحال نہ تھی۔ ۱۹۷۰ء تا ۱۹۵۷ء تک کا زمانہ وہ ہے جب ملائیشیائی نسلی گروہ اور غریب مسلم ملائیشیائی گروہ کے درمیان آمدنی کا ایک فرق موجود تھا۔ صنعتی مینوفیکچرنگ کا کچھ علاقہ جو کہ علاقائی آمدنی میں اضافہ کا سبب بھی رہا دور ملائیشیا کے مغربی شامل پر واقع تھا جسکی وجہ سے ساحلی علاقے کے انفرا اسٹر کچر میں تبدیلیاں رونما ہوئیں اور جی ڈی پی کے اہم شراکت دار شعبوں میں زراعت، معدنیات، روزگار، اور مینوفیکچرنگ شامل تھے۔ روزگار مینوفیکچرنگ سیکٹر میں غیر ملکی سرمایہ کاری کے ساتھ اس شعبے میں بنیادی ڈھانچے کی بہترین کی جانب بھی قدم اٹھایا گیا جس کے نتیجے میں ملائیشیا میں مینوفیکچرنگ کی تشکیل اور خشے کے کلازمین کی غیر سازی تقسیم سے پیر وملائیشیا کے تباہ شدہ علاقے اور Seleng نے ترقی شاہراہ پہ دوسرے خطوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ خطے میں بنیادی مینوفیکچرنگ سے ۷۰ فیصد قسمیں پیدا کی مجوعی پیداوار کا ۶۷ فیصد اور کل صنعتوں سے حاصل روزگار کا تخمینہ ۷۷ فیصد رہا۔ ۱۹۵۹ء کی مردم شماری کے مطابق مینوفیکچررز کے قیام کی کل تعداد ۷۰ فیصد جبکہ صنعتی شعبے کی مجموعی پیداوار ۸۲ فیصد تک پہنچ گئی۔ (۶)

صنعتی اسٹیٹس کا مزید ۹۵ فیصد حصہ خاص کر سینگر اور پینانگ میں واقع ہے جس کا بنیادی ڈھانچہ بہتر انداز میں تیار کیا گیا جو کہ پیر فورکس میں اضافے کا سبب بنا۔ ۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۱ء تک سیلنگر میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری ۶۵ فیصد تک بڑھ گئی۔ عدم مساوات کے رویے نے ملائیشیا کی اقتصادی ترقی میں تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ حقیقتاً جدید زراعت کی تحقیق ٹن کے وسائل، اندونی، بیرونی وجوہات اور مساواتی رویے کی تعلیم سے دی جاسکتی۔ (۷)

ملائیشیا میں بہتر حکمت عملی کے نتیجے میں مالاکا، میانگ اور سنگاپور تین اہم بندرگاہوں کے طور نمایاں رہیں۔ ملائیشیا میں یورپی نوآبادتی نظام کی ابتداء تجارتی مقاصد کے لیے کی تھی اور برطانوی مداخلت نے اسے دو خطوں میں تقسیم کردیا۔ لیبر حکمت عملی کو ناگالی کا سہاما ہوا۔ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری اور مختلف صنعتی اسٹیٹس معیار زندگی اور آخری میں اضافے کا ترقی پزیر ریاستون کی معیشیت زراعت پر انحصار کرتی ہے۔ ترقی یافتہ علاقوں سے تعلقات نے ۱۳مئی ۱۹۶۹ء میں ملائیشیا کو عدم مساوات کی کشیدگی میں الجھادیا۔ جو غربت اور بے روزگاری میں اضافہ کا سبب بنی۔ ۱۹۷۱ء میں حکومت نئی متعارف اقتصادی پالیسی کے ذریعے اس خلا کو پر کیا گیا۔ جسکے نتیجے میں سنگاپور میں ہزاروں مسلم مالے لوگوں کو قتل کیا گیا۔

مسلم مالے کمیونٹی کیلئے حکومتی اصلاحات: ملائیشیا جنوبی ایشیاء کے قلب میں موجود ہونے کے ساتھ اپنے جغرافیہ، وسائل پر کشش مارکیٹ اور سازگار آب وہوا کی بدولت غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے ایک مقناطیسی حیثیت رکھتا ہے۔ ۱۹۵۷ ء کے انتخابات میں کامیابی نے ملائیشیا کو نا صرف عالمی سطح پہ سیاسی کنٹرول دیا بلکہ وہ قومی معیشیت اور شہری علاقوں پر بجلی قابض ہو گیا ۱۹۷۱ء ۱۹۹۰ء تک کی بیس سالہ مدت کے دوران بنسیمہ کے تعاون سے ملائیشیا کے سیاسی رہنماؤں نے غربت میں کمی کے لیے نئی اقتصادی پالیسی متعارف کروائی یہ مثبت اقتصادی پالیسی قومیت واتحادی پروگرام کے تحت تھی۔ اس وقت حکومت نے رہنماؤں نے واضح طور پر اقتصادی و سماجی ترقی کے لیے لائحہ عمل طے کرنے پر زور دیا۔ جس کے دائرے کار میں سرکاری کنٹرول محنت، تعلیم، مہارتی تربیت کے محترک پروگرام کی بنیاد پر براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری شامل تھی مثلاً حکومتی پالیسی سازوں نے سماجی استحکام اور معاشی ترقی کو برقرار رکھنے کیلئے اسلامی تعلیمات کی نشاندہی کی۔(۸)

ملائیشیا حکومت کے جانشین نئی اقتصادی ترقی کے لیے رہنمائی فراہم کرنے کی سعی کی گئی۔ ملائیشیائی ترقیاتی منصوبے کی تشکیل میں بہت اہم کردار ادا کرنے والے عوامی و نجی شعبوں کے درمیان شراکت ذادی قائم کرنے کے ساتھ ملائیشیا حکومت اور نئی حکمت عملی اور سیاسی رہنماؤں کو ترقی دینے کی کوشش کی گئی۔ ملائیشیا کے اقتصادی ماحول کی ایڈجسٹمنٹ کے ساتھ حکومت کی مالی مشکلات کو حل کرنے کے اور معاشرے کی تعمیر کے لیے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر مہاتیر نے معاشی کی پالیسی کے ساتھ ہی اپنی ایڈجسٹمنٹ پالیسی بنائی۔ یہ کام مرحلہ وار انداز میں کیا گیا ۱۹۸۴ء میں یہ اقتصادی پالیسی ایڈجسٹمنٹ کے نئے مرحلے میں داخل ہوئی۔

دوسرا مرحلہ غیر ملکی سرمایہ کاری کی راہ میں اقتصادی مشکلات سے متعلق تھا ۱۹۸۵ء سے ۱۹۸۶ء، کے دوران حل کیا گیا اور آخر میں ڈاکٹر مہاتیر کی جانب سے کیے گئے دو سیاسی اقدامات کو معیشیت کی ترقی کا ضامن سمجھا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ملائیشیا کی مسلم کمیونٹی معاشی و اقتصادی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکی۔ اس حوالے سے پہلا قدم ۱۹۸۲ء کے منعقدہ عام انتخابات کے دوران ریاست کے قانونی اداروں کی جانب سے ڈاکٹر مہاتیر کے ایما پر اٹھا گیا یعنی پارلیمان کے بجنے ۴۵ فیصد رہنماؤں کو تبدیل کر دیا گیا۔ نئے منتخب رہنما اعلیٰ تعلیمی اداروں اور متحدہ ملائشین نیشنل آرگنائزیشن (UMNO) یونیورسٹیوں سے فارغ تحصیل تھے۔ ان تعلیم یافتہ مسلم نوجوانوں کی بڑی تعداد اور سپریم کونسل کے اراکین کی حمایت نے ڈاکٹر مہاتیر کی حکومت کو کامیاب بنایا۔ دوسرا قدم ۱۹۸۱ء کی عام اسمبلی میں صنعت اور وزیر خزانہ کی تقرری تھی ڈاکٹر مہاتیر نے یہ وزارت مس ٹون ڈیم زین الدین اکے حوالے کی۔(۹)

اب اقتصادی پالیسی کے حوالے سے ڈاکٹر مہاتیر اور ٹون ڈیم کو منتقل ہو گئی۔ نئی اقتصادی پالیسی کی دوبارہ ایڈجسٹمنٹ شروع کی جس کے تحت آزاد خیالی کا سہارا لیتے ہوئے ڈاکٹر مہاتیر پر پابندی عائد کی گئی۔ محقق کے نقط نظر کے مطابق جدید ملائیشیا کا سب سے اہم مسلہ یہی ہے جس نے بڑے نسلی گروہوں کو اقتصادی، سماجی، ثقافی اور مذہبی قانون میں تقسیم کر دیا ہے۔ آزادی کے بعد معاشی و اقتصادی ترقی میں ملائیشین

حکومت نے اہم کردار ادا کرتے ۱۹۰۰ءتا۱۹۷۰ء (بیس سالہ عرصے) کے دوران غربت اور نسلی اقتصادی فرق کو مٹانے کے لیے نئی اقتصادی پالیسی بہترین حکمت عملی ثابت ہوئی کیونکہ حکومت کے ساتھ کی گئی بڑی سرمایہ کاری کے حدف میں جسمای ڈھانچہ صحت اور تعلیم کے پروگرام شامل تھے آزادی کے بعد ملائیشیا کی معیشیت کو تیل کی برآمدات سے کافی آمدنی ہوئی جو کہ صنعتی شعبے سبب تبدیل کردی گئی دیہی وشہری آبادی کا توازن بھی تبدیل ہوگیا۔ نوآبادیاتی دور میں ملائیشین معیشیت کے مقابلے میں جسمیں بھارت، چین، انڈونیشیا اور فلپائن سے مزدور طبقوں کی آمد اور غیر ملکی دار حکومت سے حاصل کردہ آمدنی کا حصہ تھا خاصہ مختلف رہا۔(۱۰)

تقسیم کے عمل میں غیر مساویانہ رویے نے اقتصادی دولت کی تبلیغ کی جس وجہ سے شمولیت کا امکان روشن ہوا۔ ۱۹۶۰ ،۱۹۷۰اور ۱۹۸۰ میں بالترتیب اقتصادی پالیسی کی منتقل سے لے کر پالیسی کی حمایت کا عمل جاری رہا۔ جس کے نتیجے میں آبادی کی کثیر تعداد نے شہروں کا رخ کیا اور مزدور طبقے کی اجرت میں اضافہ ہوا۔ نئی اقتصادی پالیسی نے چودہ سالوں کے دوران بہت متاثر کن اثرات مرتب کیے ۱۹۷۰ء میں معاشی ترقی کی رفتار ۷۔۸ فیصد جبکہ ۱۹۸۲ء سے ۱۹۸۴ء کے دوران ۶۔۹ فیصد رہی۔ معاشی ترقی کی رفتار میں ۱فیصد اضافے کی غرض سے ۱۹۹۸ء میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کا معاہدہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ نئی اقتصادی پالیسی میں غربت سے متعلق بھی منصوبہ سازی کی گئی لہذا ربڑ کی قیمتوں میں اضافہ، دائس اسکیم، زمین کی ترقی اور مینوفیکچرنگ میں تیزی سے اضافے نے ربڑ، چاول اور دیگر چھوٹے اسٹاک ہولڈرز کو متاثر کیا۔ مسلم کمیونٹی کی ترقی کیلئے حکومت ملائیشیا نے فریم ورک کے تحت اپنے ہدف تک پہنچنے کے لیے اور ایک بنیادی ڈھانچہ واضع کی جو کہ زراعت کے میدان میں مسلم ملائیشین اور غیر ملکی باشندوں کی حوصلہ آذاتی کیلئے تھا۔ اعلیٰ ترقی کے بغیر زرعی میدان میں مینوفیکچرائز کی تعمیر اور سروس انڈسٹری کی ترقی کی شرح کی فیصد سے ۶ فیصد تک پہنچنا ناممکن تھا۔ مسلم ملاہی ملائیشیا چین اور بھارت کے ساتھ سرمایہ کاری کی خواہش کے ساتھ ترقی کی دوڑ میں مساوات کے اصول پر کاربند رہا۔(۱۱)

ملائیشین حکومت کو نئی اقتصادی پالیسی کی بدولت اقتصادی شعبے میں فرق کا سنہری موقع ملا یہاں تک کہ ۱۹۷۶ء سے ۱۹۸۰ء تک صرف وفاقی حکومت سے گھریلو فنڈز یا ذاتی سرمایہ کاری حاصل ہوئی۔ ۱۹۸۰ء میں نجی شعبے میں حکومتی حکمت عملی کی بدولت سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ ۱۹۸۵ء میں حکومتی رہنماؤں نے غربت کی شرح گھٹانے کے لیے عوامی سرمایہ کاری کی پالیسی کے نفاذ میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ۱۹۷۰ء میں ملائیشیا میں پیدا کی جانے والی اضافی بجلی کی پیداوار ۱۹۸۰ء تک بڑھ گئی کہ قیمت اور اجرت پر قابو پانے والے مشکل مسائل سے نمٹنا آسان ہوگیا۔

سماجی و معاشی شعبے کی از سر نو انجینئرنگ: ۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۰ء کا عرصہ معاشی حکمت عملی کے حوالے سے نا صرف مقبول رہا بلکہ اس نے معیشیت کو کامیابی سے ہمکنار بھی کیا۔ ملائیشیا سوسائٹی کی سماجی اور اقتصادی سرگرمیوں میں اختلاف موجود تھا۔ یہ بات واضح رہے کہ نئی اقتصادی

سر گرمیوں میں یہ اختلاف ۲۰۰۰ء میں موجود تھا اور اسی سال غربت کے خاتمے اور آمدنی کے گراف کی سطح کو بلند کرنے والی اس اقتصادی پالیسی کا اختتام ہوا۔ اس پالیسی کے بنیادی اہداف معیشیت کی ترقی اور وسائل کی مساویانہ تقسیم تھے اس پالیسی کے دو اہم ستون نسلی اور لسانی غیر گروہ میں بغیر کسی فرق کے غربت کا خاتمہ اور صلاحیتیں سوسائٹی کی از سر نو تعمیر تھے۔ ان ستونوں کی تعمیر چار ٹھوس عناصر ملازمت کار پوریٹ سیکٹر کی ملکیت، کاروباری اور صنعتی کمیونٹی کی دوبارہ تعمیر اور دیہی علاقوں کی ترقی پر مشتمل ہے۔ان عناصر سے حاصل کیے جانے والے مقاصد میں بیشتر کی اقتصادی حیثیت خاص کر مسلم کمیونٹی کی دوبارہ تعمیر کرنا شامل ہیں جس سے ملازمت اور کارپوریٹ سیکٹر کی ملکیت کو فروغ ملے گا۔ یہ پالیسی پیشہ ورانہ لوگوں کو مخصوص ملازمت کا مواقع کے ساتھ انہیں اعلیٰ گریڈ کی صنعتوں میں ملازمت کے قابل بھی بنانا ہے۔ ان اقدامات کے نتیجے میں مسلم ملائیشیا اس قوم پرستی کا دعوی کرتی ہے جسکا ماضی میں نوآبادیاتی دور میں سے تعلق تھا۔ اس پالیسی کی بدولت معیشیت کے فروغ کے ساتھ تعلیم اور جدید روزگار جیسے مواقع پیدا ہوئے نیز چینی ٹھیکیدار بھی فائدے میں رہے۔(۱۲)

سماجی معیشیت اور نئی اقتصادی پالیسی (اثرات): ۱۹۸۷ء سے ۱۹۹۷ء تک کی مدت میں ملائیشیا کی معیشیت میں نا صرف ترقی ہوئی بلکہ اس پالیسی کی بدولت کاروبار کے پھیلاؤ کے ساتھ نسلی شناخت کو کم کرنے میں بھی مدد ملی ملائیشیا کی حکومت کی جانب سے معاشرے اور معیشیت کی ترقی کے لیے کیے گئے اقدامات درجہ ذیل ہیں۔

- ملائیشیا عوام کے ساتھ دیگر قوموں کے انداز بھی ہر سطح کی تجارتی و صنعتی سر گرمیوں میں ۳۰ فیصد کے حصہ دار ہو گے۔
- ملائیشیا کی صنعتی و تجارتی برادری کی تربیت اور انسانی وسائل کے پروگراموں کو منظم کیا جائے گا۔
- روزگار میں اضافے کے لیے جدید دیہی و شہری صنعتوں سے استعفادہ اٹھایا جائے گا۔
- نئے ترقی یافتہ علاقوں میں صنعتوں کا قیام عمل میں کایا جائے گا۔

مندرجہ بالا منصوبہ جات کی کامیابی کے لیے حکومت نے اپنا بھر پور کردار ادا کیا بلکہ ملکیت کے اداروں اور مشترکہ منصوبوں کی مدد سے معاشی پالیسیوں کے مطابق پیداواری انٹر پرائزز کی تشکیل کے لیے براہ راست حصہ لیا۔

نئی اقتصادی پالیسی کا سماجی معیشیت پر اثرات کا جائزہ: نئی اقتصادی پالیسی کے مقاصد میں غربت کا خاتمہ، ملازموں کا فروغ، سماجی و اقتصادی بقا اور ترقی یافتہ ممالک کی فہرست میں شمولیت شامل تھے۔ ۱۹۷۱ء سے ۱۹۹۹ء کے دوران ملکیت پر گرفت کرنا بھی اس کا ایک بنیادی مقصد تھا۔ غربت کے تناسب میں کمی کے لیے دیہی و زرعی ترقی کے حوالے سے درجہ ذیل تین بنیادی اقدامات کیے گئے۔

- غربت مسلم افراد کی زندگیوں کے معیار کو بلند کرنے لیے (سوشل سروس) رہائش صحت اور تعلیم کی سہولیت مہیا کرنا کا خصول آسان بنانا۔

- ملائیشین مسلم باشندوں کو غربت کی بھٹی سے نکالنے ان کی آمدنی میں اضافہ کرنے اور انہیں صحت مند ماحول کی فراہمی کے لیے جدید تیکنیک کی وجہ سے زمین کو سرسبز کرنے اور مارکیٹنگ جیسی سہولیات مہیا کرنا۔
- معیشیت کی بڑہی، تعلیم وتربیت اور تکنیکی مہارت کے وسائل کی فراہمی کی کوششیں کرنا۔

درجہ بالا اقدامات ملازمت کے طریقے کار کی بحالی کے لیے سود مند اور ضروری ہیں۔

بیشتر سے تعاون کی غرض سے چند سماجی ومعاشرتی اداروں کا قیام عمل میں لایا گیاہے۔ فیڈرل لینڈ کنسور کشن بحالی اتھارٹی (FELCRA) کے مطابق حکومت وفاقی ادارے لینڈ ڈیویپمنٹ اتھارٹی کے ذریعے ملائیشیا میں براہ راست ایک سے زائد زمین تقسیم کرتی تھی۔ ۱۹۸۰ء میں ملائیشیا کی صنعتی شعبے میں مشغولیت کی بدولت مینوفیکچرنگ کا شعبہ مزید ترقی کر گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ۱۹۹۷ میں ملائیشیا کی مجموعی پیداوار میں ۱۹۸۱ء کے مقابلے میں اضافہ ہو گیا۔(۱۳)

ملائیشین صنعت کا ایک اہم جز مینوفیکچرنگ ہے۔ سرمایہ کاروں کی پسماندہ ریاستوں میں دلچسپی نے ان ریاستوں کو ترقی دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ زرعی شعبے کی برآمدات ۱۹۵۵ء تک ۱۱۔۷ فیصد تک تھی اور ۱۹۷۲ء تک اسمیں کوئی خاص اضافہ دیکھنے میں نہ اسکا ۲۰۰۰ء یہ ۶۔۱ فیصد کا شکار ہوئی۔ مثبت پالیسیوں اور مینوفیکچرنگ کی کوششوں نے اس شعبے میں ترقی کے امکانات پیدا کیے یوں اس شعبے کا کل روزگار ۲۳۔۵۳ فیصد سے بڑھ کر ۲۷۔۶ فیصد پہنچ گیا۔ نئی اقتصادی پالیسی کے نفاذ کے بعد حکومت ملائیشیا نے مینوفیکچرنگ کے شعبے پر خاص توجہ دی نتیجۃً اب یہ شعبہ علاقائی آمدنی میں اضافے کا سبب ہے۔ ماضی میں ملائیشیا دنیا کو ٹن اور ربڑ کی فراہمی کا کام کرتا تھا لیکن آگے چل کر ۱۹۵۷ء کے بعد سے مینوفیکچرنگ اور تعمیراتی شعبے میں ترقیاتی منصوبوں پر عمل درآمد کیا گیا۔ نجی شعبے میں سرمایہ کاری کی شرح میں اضافے کی غرض سے ۱۹۵۸ء میں پاینیری صنعتی آرڈیننس متعارف کروایا گیا۔ زرعی شعبے نے مجموعی طور پر جی ڈی پی میں اپنا حصہ ڈالا اور ملازمت کی شرح میں کمی واقع ہوئی۔

حاصل مطالعہ: ناصرف مسلم دنیا کے تیزی سے ترقی کرنے والے ملک بلکہ جنوب مشرقی ایشیاء کے خطے میں اپنی معاشی، سماجی، اور تعلیمی ترقی کے سنگ میل کو عبور کرنے والے ملک ملائیشیا نے برطانیہ سے آزادی حاصل کرنے کے بعد اپنے ملک سے معاشی محرومیوں اور اسکے اسباب کے خاتمے کے لیے جو حکمت عمل اختیار کی اسکے دور میں اس اثرات مرتب ہوئے جس میں خاص کروہ حکومتی پالیسیاں شامل ہیں جن کی وجہ سے مسلم مالے کمیونٹی کو معاشی طور پر مضبوط بنانا تھا تا کہ وہ ملائیشیا میں رہنے والے دیگر اقوام کی طرح تعلیمی اور معاشی میدان میں مضبوط ہو سکیں۔ جن کے لیے (New Economic Policy -NEP) ایک بہترین حکمت عمل ثابت ہوئی جس کی رو سے ملائیشیا کے طول و عرض پر رہنے والے مسلم مالے کمیونٹی کے ہر گھر کو ماہانہ ۳۰ ہزار رنگٹ (ملائیشیا کی کرنسی) وظفے کے طور پر دیئے گئے تا کہ وہ معاشی طور پر

چائنیز اور تامل کمیونٹی کے برابر آسکیں اور اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔ اس تناظر میں ملائیشیا میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے بین الاقوامی معیار کی جامعات قائم کی گئیں جن سے مسلم مالے کمیونٹی کے وابستہ طلباء انتہائی کم فیس ادا کر کے اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔ ملائیشیا کی حکومت نے نیو اکنامک پالیسی (NEP) کے تحت مسلم مالے کمیونٹی سے وابستہ افراد کو غیر سودی قرضے دیئے جس کی وجہ سے کاروباری شعبے میں جہاں چینی نسل کے ملائیشین لوگوں کی اجارہ داری تھی مسلم مالے کمیونٹی سے وابستہ افراد بھی داخل ہو سکیں۔ ملائیشیا کی حکومت نے غیر ملکی کاروباری اداروں کو ملائیشیا میں مسلم کمیونٹی کے ساتھ مشترکہ کاروبار کرنے میں بھی سہولیات دیں جس وجہ سے مسلم مالے کمیونٹی اقتصادی میدان میں مضبوط اور خود کفیل ہو سکی۔

حوالے جات:

۱۔ عبدالوحید'انسائیکلوپیڈیا اقوام عالم- نگارشات'لاہور۱۹۸۸'ص ۸۴۴

۲۔ فیض احمد'مسلم دنیا'ادارہ معارف اسلامی'لاہور' ۱۹۹۳' ص ۳۶۸

۳۔ افتخار کاظمی'ڈاکٹر'بیسویں صدی اور عالم اسلام'نربنڈز بک ڈپو صادق آباد ۲۰۰۴' ص ۸۲

۴۔ عناں سلجوق'ڈاکٹر'بین الاقوامی تعلقات جامعہ این ای ڈی'کراچی ۲۰۰۲' ص ۱۳۰

۵۔ مہاتیر محمد'ڈاکٹر مترجم نعیم قادر"ایشیاء کا مقدمہ"جمہوری پبلشر'لاہور ۲۰۰۲' ص ۴

6. Sano. Takao. (1998) Deepening Industrial Linkage among East Asian Countries. Institute of Developing Economies, Tokyo, p-4.

7. Lim, David. (1975) Reading on Malaysian Economic Development. Oxford University press, Kuala Lumpur, p-216.

8. Snodgrass, D. R. (1980) Inequalities and Economic Development in Malaysia. Oxford University press, Kuala Lumpur, p-62.

9. The Market of Asia/Pacific: (1981) Malaysia. Gower Publishing Co. Ltd., P-81.

10. Foy, Colm. (1996) Investing in Asia. Development Center of the Organization for Economic Co-operation and Development, P-220.

11. Daruvala, J. C. Professor. (1961) Tensions of economic development in the South-east Asia. Allied Publishers Pvt. Ltd. Madras, p-150.

12. Mahathir, Mohammad. Bin. Dr. (1998) Multimedia Super Corridor. Palahniuk Publishers, Selangor, p-76.
13. Mahathir Bin Mohammad Dr. (2002) Globalization and the New Realities, Pelandduik Publications Subang Jays, p-121.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.